ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

حق و صواب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنّفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

انا من المجرمین منتقمون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ وشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمی بہ

کلید مناظرہ

مع اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین)، وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عفا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

مینجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

بار سوم

۱۹۵۶ء

مسئلہ متعہ میں غور طلب امر یہ ہے۔ کہ جو کام آنحضرتؐ کے مبارک زمانہ میں جائز متصور تھا۔ عمر بن خطاب کو اس کے خلاف فتویٰ دینے کا کیا حق حاصل تھا۔ واقعات اس کی وجہ یوں بتاتے ہیں کہ عمر کو آنحضرتؐ کے ہر کام سے نفرت تھی۔ وہ نہ چاہتا تھا۔ کہ وہ آنحضرتؐ کا مطیع اور فرمانبردار کہلائے۔ اس کی خواہش تھی کہ لوگ اسے امورات شرعیہ کی اصلاح میں آنحضرتؐ پر سبقت دیں۔ اس فریب کے درپردہ یہ معنے تھے کہ لوگوں کی نظروں میں آنحضرتؐ اور اُن کے اہلبیتؑ کا اقتدار کم ہو جائے۔ ثلاثہ اینڈ کو کے ہر فعل اور ہر حرکت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے مسائل شرعیت کو اپنی مرضی کے مطابق موڑ توڑ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ماہ رمضان میں تراویح کی فوجی قواعد کس اہتمام سے کی جاتی ہے۔ ہر صبح اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کس جوش اور باقاعدگی سے کہا جاتا ہے۔ اذان کے کلمات میں کس دلیری سے تصرف کیا گیا ہے۔ نماز کے ارکان کو کس شوخی سے منہدم کر دیا گیا ہے۔ وضو تک اس کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ نماز جنازہ کی صورت مسخ کر دی گئی ہے۔ مسائل فقہ میں بے تمیزی کا [illegible] شر برپا کر رکھا ہے۔ آیات قرآنی کی خود غرضانہ اور نامعقول تاویلیں کی گئی ہیں۔ یہ سب کچھ قبول کیا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ ثلاثہ اینڈ کو کو لوگ آنحضرتؐ سے زیادہ دانا زیادہ متقی اور زیادہ محسن اسلام خیال کریں۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس بات کا قدرتی احساس پیدا ہو کہ عمر نے اسلام پر بہت احسان کئے ہیں۔

ثلاثہ اینڈ کو کے تمام افعال و حرکات آنحضرتؐ اور آنحضرتؐ کے اہلبیتؑ کی عداوت کا آئینہ تھے۔ انہی افعال و حرکات نے آخر کربلا میں قیامت کی صورت اختیار کر لی۔ جیسا کہ آپ جیسے عقلمند بھی بات کو فوراً سمجھ گئے ہوں گے۔ میرا یہ دعویٰ حقیقت اور واقعات پر مبنی ہے کہ وہ تلوار جو شمر نے امام حسین علیہ السلام کے گلے پر چلائی تھی۔ ابوبکر عمر عائشہ اور عثمان نے اس کو بنائی تھی۔ معاویہ نے اس کی دھار کو تیز کیا تھا۔ اور یزید نے اسے زنگ سے محفوظ رکھنے کے لئے اس پر زہر چڑھا دی تھی۔ لہذا امام حسینؑ کے قتل میں یہ سب لوگ شریک تھے۔

اقوال عمر

کنز العمال حرف ہمزہ کتاب الایمان باب ثالث فصل خامس میں بروایت قتادہ لکھا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ جو شخص اپنے تئیں کہے کہ میں عالم ہوں۔ وہ جاہل ہے اور جو شخص اپنے تئیں کہے